Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh
(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامدا و مصلیا و مسلما

الجواب______________________

جب حکومت نے یہ فرمان جاری کر دیا ہے کہ حج ۲۰۲۶ء میں قربانی صرف "نسک پورٹل" پر موجود "اضاحی پروجیکٹ" کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے، ذاتی یا نجی قربانی ممنوع ہے، کوئی بھی حاجی خود قربانی نہیں کر سکتا، کسی ایجنٹ، پرائیویٹ یا غیر سرکاری ذریعے سے قربانی نہیں کروا سکتا تو بات واضح ہو کر سامنے آگئی کہ قربانی حج تمتع یا حج قران کی صرف حکومت کے "اضاحی پروجیکٹ" پر ہی کی جا سکتی ہے۔

حکومت لاکھوں قربانیاں، لاکھوں افراد کی طرف سے کب اور کیسے کرے گی، تین دن میں یا چار دن میں۔ اور یہ قربانی رمی کے بعد اور حلق سے پہلے ہوگی یا نہیں، ان تمام امور کی بروقت تحقیقات ہر حاجی نہیں کر سکتا۔ اس لیے جو مسلمان پہلے رمیِ جمرہ پھر قربانی اور پھر حلق یعنی سر منڈانے کے احکام میں ترتیب کو واجب قرار دیتے ہیں اور چوتھے دن قربانی صحیح نہیں مانتے ان کے لیے یہ بڑی آزمائش کا مقام ہوگا۔ لاکھوں کے ہجوم میں کون کیسے یہ تمام تحقیقات کر کے قلبی اطمینان حاصل کر سکے گا اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ

جو حاجی ان تمام امور کی تحقیقات بروقت نہیں کر سکتے اور شک و شبہ میں گرفتار رہ سکتے ہیں ان کے لیے حل کی راہ کیا ہے؟
حکومت کے انتظام میں خلل اندازی بھی نہ ہو اور اپنے مذہب پر عمل بھی ہو ایسی کون سی راہ ہے؟

ہم اپنی معلومات کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور کتب شریعت سے کچھ خلاصۂ احکام بیان کرتے ہیں اس کو سامنے رکھ کر عازمین حج اپنا فیصلہ خود کریں۔

ہم کسی کے انتظام میں دخل نہیں دیتے لیکن کتاب و سنت سے شریعت کے احکام سے آگاہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ شریعت کا دامن مضبوطی کے ساتھ ہاتھوں میں رہے۔

(۱) شریعت طاہرہ نے حاجیوں کو اور اپنے ماننے والوں کو کسی خاص فرد یا فرم یا تنظیم یا اضاحی پروجیکٹ سے قربانی کرانے کا پابند نہیں کیا ہے کہ وہ لازمی طور پر اسی سے قربانی کرائیں، بلکہ شریعت طاہرہ نے آزادی عطا فرمائی ہے کہ حاجی خود قربانی کا اہتمام کرے یا کسی معتمد سے کرائے اس تعلق سے نصوص کتاب و سنت مطلق ہیں۔

نیز ارشاد باری ہے:
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۝ (القرآن الحکیم، سورۃ یوسف: ۱۲، الآیۃ: ۴۰)
حاکم محض اللہ ہے۔

اور اللہ نے بندوں کو مختار کیا ہے تو انھیں ان کے حال پر باقی رکھنا چاہیے۔ نصوص کتاب و سنت کا احترام یہی چاہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh
(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

(۲) شریعت طاہرہ نے آسانی دی ہے، دشواری نہیں، اور آسانی فراہم کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد رسالت ہے:

يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا.

یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ تعالی عنہ نے صحیح البخاری میں روایت کی ہے۔ شریعت طاہرہ ہر موڑ پہ اپنے ماننے والوں کی رہنمائی کرتی ہے اور آسانی بھی عطا فرماتی ہے۔ ہمیں اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جو حاجی کسی وجہ سے قربانی کرنے سے عاجز ہوں ان کے بارے میں در مختار اور فتح القدیر اور دوسری کتبِ شریعت میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ وہ احرام کے بعد حج سے پہلے تین روزے رکھیں خواہ وہ روزے ایک ساتھ رکھیں یا ایک، دو دن کا ناغہ دے کر رکھیں اور باقی سات دن کے روزے حج سے فارغ ہونے کے بعد رکھیں۔

لہذا جو حاجی یہ محسوس کرتے ہوں کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق قربانی سے عاجز ہیں انھیں اس کی استطاعت نہیں رہ گئی ہے وہ شریعت طاہرہ کی اس آسانی پر عمل کر سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۚ (القرآن الحکیم، سورۃ الحج: ۲۲، الآیۃ: ۷۸)

ترجمہ: اللہ نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔

نیز ارشاد باری ہے:

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۚ

ترجمہ: (پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے)

پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ۔

اسی کے مطابق کتب مذہب میں تصریحات موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جو حاجی شیخ فانی ہو یعنی اتنا زیادہ بوڑھا اور کمزور کہ وہ روزے بھی نہیں رکھ سکتا اور آئندہ روزے رکھنے کی امید بھی نہیں تو وہ ہر روزے کے بدلے میں فدیہ ادا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جن حاجیوں کی فلائٹ زمانۂ حج سے قریب ہو یا قریب سے قریب تر ہو وہ چاہیں تو حج تمتع یا حج قران کے بجائے "حج اِفراد" کریں کہ حج اِفراد میں قربانی کی حاجت نہیں ہے، وہ حج اِفراد کر کے واپس آجائیں گے اور ان پر قربانی واجب ولازم نہ ہوگی۔

حکومت حاجیوں کو قربانی کرنے پر مجبور نہیں کر رہی ہے کہ آپ پر قربانی نہیں ہے یا آپ پر قربانی لازم نہیں ہے تو بھی قربانی کریں بلکہ حکومت کے فرمان کا تقاضا یہ ہے کہ جو قربانی کرنا چاہے وہ اس کے اضاحی پروجیکٹ کے ذریعے قربانی کرے اس لیے جو لوگ روزے رکھیں گے یا فدیہ دیں گے وہ اس فرمان کے زمرے میں نہیں آتے۔

یوں ہی یہاں یہ گنجائش بھی موجود ہے کہ جو لوگ ذی الحجہ کے شروع میں مکۂ معظمہ پہنچ رہے ہوں وہ حج اِفراد کی نیت کر لیں، انہیں دو چار روز احرام کی پابندیوں میں رہنا کوئی بڑی بات نہیں ہے احتیاط بہر حال کرنی پڑے گی کیونکہ اگر کچھ بھی بے احتیاطی کریں گی تو دم لازم آسکتا ہے اور دم میں وہی قربانی کرنی ہوگی، جس سے بچنے کے لیے حج اِفراد کا سہارا لیا ہے۔

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh
باسمہ تعالیٰ
(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

تو جو لوگ احتیاط کر سکتے ہوں، احرام کی پابندیاں نبھا سکتے ہوں وہ اگر ذی الحجہ میں مکۂ معظمہ پہنچتے ہیں تو انہیں حج اِفراد کر لینا چاہیے۔

یہ میری چند گزارشات ہیں میں کسی کو ان کا پابند نہیں کرتا اور نہ میں حاکم ہوں، حاکم تو اللہ رب العزت جل جلالہ ہے البتہ میں نے شریعت کے جو احکام کتب مذہب میں پڑھے ان سے میں نے آگاہ کر دیا، آگے حاجیوں کی مرضی وہ کیا کریں گے اس کا فیصلہ انہیں خود کرنا چاہیے۔

ہم نے روزے کا جو مسئلہ بتایا ہے وہ در مختار وغیرہ عامۂ کتب فقہ موجود ہے۔ اردو میں دیکھنا چاہیں تو بہار شریعت کے چھٹے حصے میں قران کے بیان میں اور حج تمتع کے بیان میں دیکھ سکتے ہیں۔ تاہم اہل علم کے لیے ایک جزیہ بھی نقل کرتے ہیں۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

وذبح القِران بعد رمي يوم النحر وإن عجز صام ثلاثة أيام ولو متفرقة آخرها يوم عرفة ندبا رجاء القدرة على الأصل و سبعة بعد تمام أيام حجه فرضا أو واجبا أين شاء لكن أيام التشريق لا تجزيه لقوله تعالى "وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَىٰ أَهْلِهِ" (البقرة، الآية: ١٩٦) أى فرغتم من أفعال الحج. (الدر المختار/ باب القران) والله تعالى اعلم-



۸ر رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ
۲۶ر فبرائر ۲۰۲۶ میلادی

كتبه
محمد نظام الدین الرضوی
خادم الافتاء بالجامعۃ الاشرفیہ، مبارک فور۔